مرکزی دار الافتاء

اسلامک ٹی وی چینل دیکھنے پر اہم فتویٰ

مصدقہ: قاضی القضاۃ فی الھند، تاج الشریعہ، جانشین مفتی اعظم ھند، فقیہ الاسلام، حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد اختر رضا قادری، ازہری مدظلہ العالی

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ......

۱)۔ ٹی وی چینل میں اسلامک پروگرام دیکھنا جائز ہے یا ناجائز؟ کچھ حضرات اسلامک پروگرام کو جائز کہتے ہیں اور دیکھنے دکھانے پر زور دیتے ہیں ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

۲)۔ سی ڈی، مووی جس میں پکچر آتا ہے اور نعت وتقریری یا قوالی وغیرہ اس سے سنائی دیتا ہے اسے دیکھنا جائز ہے یا ناجائز؟

۳۔ سی ڈی میں علماء مشائخ کی تصویر قید کر کے اسے دکھانا دیکھنا جائز ہے یا ناجائز؟

(نوٹ) اس فتویٰ پر حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کی تصدیق ضروری ہے۔

المستفتی: محمد عمران رضا، دھنباد جھارکھنڈ

الجواب بعون الملك العزيز الوهاب

ٹی وی چینل میں اسلامک پروگرام ہوں یا غیر اسلامک دیکھنا دکھانا ناجائز وگناہ ہے کہ اس میں جاندار کی تصویر چھپتی اور دکھائی دیتی ہیں، اور جاندار کی تصویر کی بابت حدیث شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا اور اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا، اور اس پر سخت سے سخت وعیدیں ارشاد کیں، اور انکے دور کرنے مٹانے کا حکم دیا۔ احادیث اس بارے میں حد تواتر پر ہیں۔ اور جس طرح تصویر بنانا، بنوانا ناجائز وگناہ ہے، بلکہ تصویر کے دوسرے وجوہ استعمال بھی ناجائز ہیں۔

ٹی وی اور مووی میں جو تصویریں بنائی جاتی ہیں وہ ان میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ہی بنائی جاتی ہیں، اگر یہ نہ دیکھیں اور ٹی وی ویڈیو کا استعمال نہ کریں تو ان تصویروں کو کوئی دو کوڑی کو نہیں پوچھے گا اور نہ کوئی ان کو بنانے کی جرأت کریگا، اور جو یہ کہا جاتا ہے کہ دینی پروگرام ٹی وی اور ویڈیو پر جائز ہے یہ محض شیطان کا ایک دھوکہ ہے اور شیطان کا ایک حیلہ ہے کہ اس حیلے سے اس نے لوگوں کو ایک فعل حرام میں مبتلا کر دیا ہے، اس سے بڑھ کر ایک خرابی شیطان نے یہ ڈالی کہ حرام کو پہلے لوگ حرام سمجھتے تھے اب جائز سمجھنے لگے ہیں، حضور مفتی اعظم ہند کے زمانے میں ایک فلم ''خانۂ خدا'' نکلی تھی، اس میں حج وغیرہ کا پروگرام دکھایا جاتا تھا اس بارے میں، حضور مفتی اعظم ہند نے ارشاد فرمایا، دین کو تماشہ بنانا جائز نہیں۔ اب جو لوگ اس قسم کا فتویٰ دے رہے ہیں کہ تصویر دیکھنا اور ہے اور تصویر بننا اور ہے، بنانا حرام ہے اور دیکھنا جائز ہی نہیں بلکہ نہایت مستحسن ہے۔ ان کے قول اور فتوے میں تناقض ہے، اور ان کا یہ فتویٰ صراحۃً حضور سرکار کائنات ﷺ کے ارشادات کے متصادم ہے، اور کھلے طور پر دین کو تماشہ بنانا ہے، اس کی اجازت نہ اعلیٰ حضرت نے دی اور نہ ہی حضور مفتی اعظم ہند نے بلکہ

آج بھی ہمارے اکابر علماء اہلسنت ٹی وی اور مووی کو دیکھنے پر ناجائز وحرام کا حکم دیتے ہیں، اور اسکے مضر اثرات ہیں اس سے لوگوں کو آگاہ کراتے ہیں۔

لہذا صورت مستفسرہ میں ٹی وی چینل میں جو پروگرام ہو،اس پر ذی روح کی تصویر دیکھنا، دکھلانا مثل سنیما حرام، بدانجام بلکہ سنیما سے زیادہ خرابیوں پر مشتمل کام ہے کہ یہ ایک قسم کی تصویر کشی اور صورت گری ہے۔اس کی شریعت محمدی میں ہرگز اجازت نہیں، اور اس میں علت حرمت یعنی **مضاہاۃ خلق اللہ** بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں، اس لئے کہ یہ تصاویر جانداروں کی طرح چلتی پھرتی کلام کرتی نظر آتی ہیں، اور رائی ان کو جاندار ہی تصور کرتا ہے، (چاہے حقیقۃً ایسا نہ ہو) جب ساکت اور غیر متحرک تصاویر **مضاہاۃ خلق اللہ** کی وجہ سے حرام ہیں، تو یہ تصاویر بدرجہ اولی دائرہ حرمت میں داخل ہیں ۔اور جو لوگ اس کو جائز کہتے اور دیکھنے دکھانے پر زور دیتے ہیں، وہ غلط روش پر ہیں، اس سے باز آئیں اور اپنے قول سے رجوع کر کے توبہ واستغفار کریں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲)۔ سی ڈی اور مووی جس میں پکچر آتا ہے اس کا بھی وہی حکم ہے جو جواب اول میں مذکور و مسطور ہوا، یعنی سی ڈی اور مووی میں پکچر دیکھنا ناجائز وحرام ہے، ہاں اسکرین بند کر کے صرف نعت وتقریر سنیں تو یہ جائز ہے ۔اور قوالی سننا ناجائز وممنوع ہے کہ اس میں مزامیر کی آواز ہوتی ہے اور مزامیر کی آواز حرام ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳)۔ سی ڈی میں علماء کرام ومشائخ عظام یا دیگر لوگوں کی تصاویر قید کر کے دیکھنا دکھانا یہ بھی ناجائز وگناہ ہیں کہ جاندار کی تصویر بنانا ہوا خواہ کیمرہ کے ذریعہ سی ڈی میں قید کریں یا کسی طریقہ سے بنائی جائے اور محفوظ کریں اگر نتیجہ میں تصویر وجود میں آئی تو وہ فعل ضرور حرام ہوگا اور یہ کھینچنا بہ نص شرعی حرام ہے اور اس کی حرمت پر احادیث کثیرہ شاہد ہیں۔ مزید تفصیل سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے رسالہ مبارکہ "**عطایا القدیر فی حکم التصویر**" اور قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دام ظلہ العالی کا رسالہ بنام "ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن" میں ملاحظہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ: محمد کوثر علی رضوی

مرکزی دارالافتاء ۸۲،سوداگران، بریلی شریف، ۱۹،شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ

صح الجواب و اللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

صح الجواب:۔ٹی وی پر ذی روح کی تصاویر کی نمائش ضرور حرام ہے ان تصاویر کو دیکھنا بدکام بدانجام ہے اور اس کو دیکھنے والے ضرور اس وعید شدید کے تحت آتے ہیں جو سرکار ابدقرار علیہ الصلاۃ والسلام نے تصویر سازی کے حق میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سنائی وہ حدیث جامع صحیح بخاری میں ہے اور اگر تصویر علماء ومشائخ کی ہو تو اس کا دیکھنا عام تصویر سے زیادہ حرام بدکام انجام ہے۔یونہی دینی جلسوں کو فلمانا اور ٹی وی ویڈیو پر اس کی نمائش کرنا عام تماشوں سے زیادہ بد اور ممنوع واشد ہے تو یہ دین کا تماشہ بنانا ہے اور دین کو تماشہ بنانا حرام بدکام بدانجام ہے۔

سنیما کی جدید ترین شکل ہے ماضی قریب میں سنیما کو ہر خاص وعام برا سمجھتا تھا اور آج بھی فکر سلیم رکھنے والے لوگوں کے نزدیک سنیما سخت مذموم ہے اگرچہ اسے اب کوئی دوسرا نام دیا جائے، نام بدلنے سے حقیقت نہیں بدل جاتی، تو سنیما سنیما ہی رہے گا

اورتماشہ تماشہ ہی رہے گا اور کوئی تماشہ اسلامی کہنے سے اسلامی نہ ہو جائے گا بلکہ تماشہ کو اسلامی پروگرام جاننے ماننے سے اطلاع مسلمین کی مخالفت اور سنیما کے جواز میں مودودی کی موافقت کا الزام اوڑھنا ہوگا ماضی قریب میں مودودی کے سوا کسی نے سنیما کو جائز نہ جانا اور اس کی حرمت پر تمام علماء کا اتفاق رہا جس پر مفتی اعظم ہند کا وہ فتویٰ جس کا ذکر جواب میں ہوا سند ہے اس فتوے پر اس دور کے تمام علماء کا اطباق واتفاق اس اجماع قدیم کے ساتھ منضم ہے جو تصویر ذی روح اور اس کی نمائش اور تماشے کی حرمت پر مستمر ہے اور مسلمانوں میں چلا آرہا ہے یہ اجماعی مسئلہ کسی کے خلاف سے خلافی نہ ہو جائے گا بلکہ اختلاف مخالف خود رد ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہٗ
(قاضی القضاۃ فی الہند)
مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف،
۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

خلفاء راشدین کے بارے میں اہل حدیث اور شیعہ کا عقیدہ

اہلسنت وجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہ میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے بعد سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ ہے۔

اسی طرح اہل سنت وجماعت کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ حضرات صحابہ تمام امت میں افضل ہیں اور ان میں سابقین اولین افضل ہیں۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس میں اہل سنت کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

انصار و مہاجرین دونوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فضیلت دیتے تھے اور مقدم مانتے تھے... جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مقدم نہیں مانتا اور فضیلت نہیں دیتا وہ دراصل شیعہ عقیدہ کو اختیار کرتا ہے۔ اہلحدیث کی رائے اور عقیدہ بھی شیعوں سے ہم آہنگی اختیار کرتا ہے۔

اہلحدیث وحید الزماں خاں لکھتے ہیں:۔ اکثر اہل سنت وجماعت رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سب سے افضل صدیق اکبر پھر حضرت عثمان اور حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو قرار دیتے ہیں لیکن مجھے اس پر قطعی دلیل نہیں مل سکی (ہدیۃ المہدی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میں تو مسلمانوں میں ایک عام آدمی ہوں، ان کا یہ قول تواضع پر محمول ہے۔ (ہدیۃ المہدی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب ''ازالۃ الخفاء'' میں اہل سنت کی ترجمانی کرتے ہوئے خلفائے راشدین کی فضیلت حسب ترتیب خلافت ثابت کی ہے۔

وحید الزماں اس کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ ترجیح اور فضیلت دینے پر حضرت شاہ صاحب نے کوئی قطعی دلیل پیش نہیں کی ہے جو کچھ انہوں نے ذکر کیا ہے وہ سب اندازے اور تخمینہ کی باتیں ہیں جو اس مقام پر مناسب نہیں۔ (ہدیۃ المہدی)

اہلسنت وجماعت کے عقیدہ کا رد کرتے ہوئے وحید الزماں لکھتے ہیں:۔ (بقیہ صفحہ ۴۹ پر)